سوال

(112) الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ باآواز بلند پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص امام مسجد ہے۔ وہ مسجد میں (1) الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ باآواز بلند بعد جماعت کے پڑھتا ہے۔ دوسرے آدمی بھی اس کے پڑھنے کے سبب اس میں شرک ہوجاتے ہیں۔ ایسا آدمی گناہ گار ہے یا نہیں۔ (نور حسین گرجاکھی)

1۔کہنا یا رسول اللہ یا ولی اللہ جو بدعتیوں کی عادت ہے۔ اٹھتے بیٹھتے کہا کرتے ہیں۔ سارے فقہا حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے۔ (جلد اول 337 مجموعہ الفتاویٰ۔ مولانا لکھنوی مرحوم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شخص مذکور بدعتی ہے۔ اس طرح کا وظیفہ شرع شریف میں ثابت نہیں جتنے آدمی اس کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سب گناہ گار ہیں۔ وظیفہ خاص کر بعد نماز وہی وظیفہ پڑھنا چاہیے۔ جو شریعت میں آیا ہو۔ (8اکتوبر 15ئ سـنہ)

شرفیہ

یہ روایت صحیح نہیں ہے محدثین نے اس کو موضوع بتایا ہے۔ دیکھو الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوع الامام الشوکانی و موضوعات کبیر ملا علی قاری وغیرہ اور بعض نے جو حاکم کی روایت (1) فلولا محمد ما خلقت آدم، لا الجنۃ لا النار الحدیث کو اس کی تایئد میں پش کیا ہے۔ کہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور بلقینی نے اس کو برقرار رکھا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام ذہبی نے اس کو رد کردیاہ ے۔ اور کہا ہے کہ کسی کو حلال نہیں کہ مستدرک حاکم دیکھے۔ یا اس پر اعتبار کرے۔ جب تک وہ میری تلخیص کو نہ دیکھ لے۔ اور حاکم کا تسائل محدثین میں مشہور ہے۔ امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں عمرو بن اوس ہے۔ نہیں معلوم وہ کون ہے۔

لا یدري من ہو از زرقانی عمرو بن عوس یجہل حالہ و ابي بجز منکر اخرجہ الحاکم مستدرک زاظنہ موضوعا من طریق جندل بن واثق حدثنا عمرو ابن اوس حدثنا سعید عن ابی عروبۃ عن قتادہ عن سعید بن المسیب عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی عیسی امن بمحمد فلولاہ ما خلقت ادم ولا الجنۃ والنار الحدیث میزان الاعتدال

ایسے ہی ایک روایت حاکم اور ابن عساکر سے تائید میں بیان کی جاتی ہے۔ لیکن تمام واہی تباہی ہیں کوئی صحیح نہیں۔

2۔ اس حدیث کو محدثین نے موضوع یعنی جھوٹی اور جعلی قرار دیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص335

محدث فتویٰ